باب سوم

سیرتِ طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

(الف) نبی کریم ﷺ بطور مثالی سربراہِ خاندان

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نبی کریم ﷺ کے بطور مثالی سربراہِ خاندان (تعلیمی اور تربیتی) کردار کے متعلق جان سکیں۔
- نبی کریم ﷺ کے بطور سربراہِ خاندان مختلف افراد (بزرگوں، ازواج، اولاد، بہن بھائیوں ودیگر اراکینِ خاندان) سے حسنِ تعامل کو سمجھ سکیں۔
- سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں سربراہِ خاندان کی ذمہ داریوں پر عمل کے فوائد وثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی ﷺ سے سربراہ خاندان کی عملی مثالیں جان کر انھیں اپنی عملی زندگی میں شامل کرتے ہوئے معاشرے اور خاندان کے استحکام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں سربراہ خاندان کی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے ثمرات حاصل کر کے دنیوی راحت اور اخروی سعادت حاصل کر سکیں۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے انسانی زندگی کے لیے جو کامل ترین اسوہ اور نمونہ ملتا ہے اس کا ایک پہلو آپ ﷺ کی خاندانی زندگی ہے۔ بطور سربراہ خاندان، نبی کریم ﷺ کا کردار مثالی ہے۔ آپ ﷺ کے کردار میں ایسا اخلاقی نظم وضبط موجود ہے جو انسانی احساسات اور جذبات کو متوازن رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے خاندان کے مختلف رشتوں اور تعلقات کو نبھانے میں محبت وشفقت کے ساتھ تعلیمی وتربیتی ذمہ داریوں کو بہ طریق احسن پورا فرمایا۔ آپ ﷺ نے اہل وعیال بالخصوص بچوں کی تعلیم وتربیت کا نہ صرف حکم ارشاد فرمایا بلکہ اپنے اُسوۂ حسنہ سے مثالی کردار فراہم کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جو آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے اور آپ ﷺ سے عمر میں کافی چھوٹے تھے، آپ ﷺ نے ان کو بچپن ہی میں اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق رکھنا سکھایا اور ان کی تربیت فرمائی کہ زندگی میں جب بھی کچھ سوال کرنے کی نوبت آئے تو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا، اور زندگی میں جب بھی مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا۔ آپ ﷺ بچوں کو معاشرتی آداب سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے سوتیلے بیٹے سیدنا عمر بن ابی سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بچے! کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھا کرو، اپنے دائیں ہاتھ اور سامنے سے کھایا کرو۔ ایک مرتبہ حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا کہ

انھوں نے صدقہ کی کھجوروں کے ڈھیر سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منھ میں ڈال لی، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فوراً ان کے منھ سے وہ کھجور نکال دی اور فرمایا کہ تمھیں پتا نہیں کہ ہم اہلِ بیت صدقہ نہیں کھاتے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے چچاؤں، پھوپھیوں اور خاندان کے دیگر بزرگوں کا بے حد احترام فرماتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے۔ (سنن ابی داود: 4843)

آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کی وفات کے سال کو "عام الحزن" قرار دیا۔ ان کی وفات کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ اکثر ان کی بھلائیوں کو یاد فرماتے تھے۔ غزوۂ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہونے پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو روتے دیکھا تو بے اختیار آپ خاتم النبیین ﷺ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی پھوپھی کو تسلی دیتے ہوئے صبر کی نصیحت فرمائی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد جناب ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس لے کر آئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "آپ نے انھیں کیوں تکلیف دی، آپ انھیں گھر ہی میں رہنے دیتے میں خود وہاں آجاتا۔"

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی ازواج کے ساتھ بے مثال حسنِ سلوک فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید فرماتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ (جامع ترمذی: 3895)

ترجمہ: "تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔"

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات کے ساتھ انتہائی مشفقانہ برتاؤ فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا معمول تھا کہ ہر روز تمام ازواجِ مطہرات کے گھروں میں تشریف لے جاتے ہر ایک کی ضرورت معلوم فرماتے اور اسے پورا فرماتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہمیشہ تمام بیویوں میں عدل فرماتے۔ سفر پر جانا ہوتا تو ازواجِ مطہرات کے مابین قرعہ اندازی فرماتے اور جن کا نام نکلتا انھیں ساتھ لے جاتے۔ سبھی کی دل جوئی فرماتے، ہمیشہ حسنِ سلوک فرماتے اور ان کی ضروریات مساویانہ انداز میں پوری فرماتے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی بیٹیوں کے ساتھ بھی انتہائی محبت اور شفقت کا برتاؤ فرماتے۔ رسالت کی ذمہ داریوں کے باوجود اپنی بیٹیوں کا بہت زیادہ خیال رکھتے۔ ان کی شادی کے بعد بھی ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملاقات کے لیے حاضر ہوتیں تو انتہائی شفقت کا برتاؤ فرماتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے پاس تشریف لاتیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ اٹھ کر ان کی طرف بڑھتے، انھیں بوسہ دیتے، اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ خاتم النبیین ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھتیں، آپ خاتم النبیین ﷺ کا بوسہ لیتیں اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں (جامع ترمذی: 3872)۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سفارش پر ان کے شوہر کو امان بخشی۔ غزوہ بدر کے موقع پر اپنی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تیمارداری کے لیے ان کے شوہر

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں چھوڑا اور واپسی پر نہ صرف ان کو بدری صحابہ میں شامل کیا بلکہ ان کو مالِ غنیمت میں سے بھی حصہ عطا فرمایا۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی بیٹے تو بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔ البتہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منھ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہتے تھے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قدر شفقت اور محبت سے نوازا کہ انھوں نے اپنے حقیقی والدین کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بچپن بھی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت میں گزرا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ بھی کمال شفقت اور محبت کا برتاؤ فرماتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کی حالت میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں آ کر بیٹھ جاتیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام بچوں کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ فرماتے۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی سیدہ شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی بہن تھیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتہائی اکرام کا مظاہرہ فرمایا، ان کے لیے اپنی چادر بچھائی اور ادب واحترام کا برتاؤ فرمایا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رضاعی بہن حضرت سیدہ شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سفارش پر ان کے قبیلے کے قیدیوں کو رہا فرمایا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کی ان مثالوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی اپنے خاندان کے مختلف رشتوں کے حقوق کا پاس رکھنا چاہیے۔ اس سے نہ صرف خاندانی رشتے مضبوط ہوتے ہیں بلکہ صلہ رحمی کا اجر و ثواب بھی ملتا ہے اور صلہ رحمی ایسا عمل ہے جس کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

> مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (صحیح بخاری: 5985)
>
> **ترجمہ:** "جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔"

ہمیں سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پہلو پر عمل کرتے ہوئے خاندانی رشتوں کا احترام کرنا چاہیے اور خاندانی رشتوں کو مضبوط کرنا چاہیے تاکہ ہمارا خاندانی نظام مستحکم ہو اور ہم دنیا اور آخرت کے فوائد حاصل کر سکیں۔

مشق

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نصیحت فرمائی:

(الف) صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی
(ب) اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی
(ج) غریبوں کا خیال رکھنے کی
(د) ہمسایوں کا خیال رکھنے کی

Web version of PECTAA textbook Not for sale

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت فرمائی:

(الف) کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی　　(ب) اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی

(ج) کسی سے سوال نہ کرنے کی　　(د) بزرگوں کا احترام کرنے کی

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابوطالب کی وفات کے سال کو قرار دیا:

(الف) عام الحزن　　(ب) عام الہم　　(ج) عام الفیل　　(د) عام الھجرۃ

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صدقہ کی کھجور کھانے سے منع فرمایا:

(الف) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو　　(ب) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

(ج) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو　　(د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(v) غزوۂ بدر میں شمولیت کے بغیر بھی بدری صحابی کا درجہ دیا گیا:

(الف) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو　　(ب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو　　(د) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کیسے تربیت فرمائی؟

(ii) فرمانِ نبوی کی روشنی میں کھانے کے دو آداب تحریر کریں۔

(iii) خاندان کے سربراہ کے لیے سیرت طیبہ میں کیا عملی راہ نمائی ہے؟

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اپنی اولاد کے ساتھ محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

(v) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیسا سلوک کیا؟

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

- سربراہِ خاندان کی حیثیت سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے مثالی کردار پر جامع نوٹ لکھیں۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے سربراہِ خاندان کے حسنِ معاملات کے چند ایسے واقعات طلبہ کو سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔
- روزمرہ زندگی میں سربراہِ خاندان کی ایسی دس خوبیوں کی فہرست بنائیں جن کو اپنا کر ایک مثالی خاندان کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔
- طلبہ درج ذیل میں سے سربراہِ خاندان کے درست رویوں کی نشان دہی کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ان رویوں کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

☆ مشاورت　☆ بے جا سختی　☆ نگرانی　☆ بے جا تنقید　☆ حوصلہ افزائی　☆ اظہارِ رائے کی آزادی

- سربراہِ خاندان کی ذمہ داریوں میں سے پانچ ایسی ذمہ داریوں پر نشان لگائیں جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

☆ بلوں کی ادائیگی　☆ پودوں کی دیکھ بھال　☆ سودا سلف کی خریداری　☆ باورچی خانہ کی دیکھ بھال

☆ گھر کی صفائی　☆ تنازعات کا حل　☆ مشاورت　☆ ہجوم والی جگہوں پر افرادِ خانہ کی نگرانی

(ب) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بطور مثالی سربراہِ ریاست

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سیرتِ نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں سربراہِ ریاست کے اوصاف اور کردار کی عملی مثالیں جان سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بطور سربراہِ ریاست نبوی منہج (امر بالمعروف ونہی عن المنکر، امن وامان، جہاد فی سبیل اللہ، ترقی، استحکام اور بین الاقوامی تعلقات) کے بارے میں شعور حاصل کر سکیں۔
- ریاستِ مدینہ کے تناظر میں سیرتِ نبوی خاتم النبیین ﷺ سے نظم ونسق کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں سربراہِ ریاست کی ذمہ داریوں کی ادائی کے فوائد وثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین ﷺ سے سربراہِ ریاست کی عملی مثالوں کو بوقت ضرورت اپنے کردار کا حصہ بنا سکیں۔
- سربراہ ریاست کے نمایاں اوصاف کو مختلف سربراہی حیثیتوں میں عملی طور پر اپنا کر اپنی دنیا وآخرت کو سنوار سکیں۔

زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح سربراہِ حکومت کے طور پر بھی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مبارک زندگی ایک مثالی نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ریاستِ مدینہ کی بنیاد رکھی اور پھر اس ریاست کی مضبوطی، پھیلاؤ، داخلی وخارجی امن اور شہریوں کی بھلائی کے لیے جو حکمت عملی ترتیب دی وہ تمام حکمرانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی حکمت عملی کا ستون اس بنیاد پر قائم تھا کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

ریاستِ مدینہ کے قیام کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر مبنی نظام کا قیام تھا۔ میثاقِ مدینہ، مؤاخاتِ مدینہ اور مسجدِ نبوی کی تعمیر وہ ابتدائی اقدامات تھے جو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس ریاست کی بنیاد کے لیے اٹھائے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے مؤاخاتِ مدینہ کے ذریعے سے مسلمانوں کو آپس میں متحد کیا اور سب سے پہلے تحریری معاہدے میثاقِ مدینہ کے ذریعے سے مدینہ منورہ میں بسنے والے یہودیوں کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا گیا، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ امن وسلامتی کا گہوارہ بن گیا۔ ریاستی امور کی انجام دہی کے لیے مسجدِ نبوی کو مرکزی حیثیت دی گئی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جس تدبر وفراست کے ساتھ ریاستِ مدینہ کا انتظام چلایا وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے مثالی سربراہِ ریاست کا بہترین عکاس ہے۔ داخلی امور میں حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے امن وامان، استحکام، ترقی اور اخلاقی تربیت کی طرف خصوصی توجہ رکھی، جب کہ خارجی امور میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے دشمنانِ اسلام سے باخبر رہنے اور مدینہ منورہ کا دفاع مضبوط بنانے، دوسری ریاستوں کو اسلام کی دعوت دینے اور ان سے تعلقات بہتر بنانے کی کوشش فرمائی۔ مثالی سربراہِ ریاست کی حیثیت سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حکمت عملی کے بنیادی عناصر درج ذیل ہیں:

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

۱۔ اشاعتِ اسلام

حضورِ اکرم خاتم النبیین ﷺ کی ریاستی حکمتِ عملی میں سب سے زیادہ اہمیت اسلام کی اشاعت، دین کی تبلیغ اور امر بالمعروف ونھی عن المنکر کو حاصل تھی۔ مسلم ریاست میں دینی تعلیم وتبلیغ کا ایک مربوط انتظام تھا جو اسلامی حکومت کا بنیادی فریضہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تدریس پر مامور فرمایا۔ صُفہ ایک باقاعدہ درس گاہ تھی جہاں پر تعلیم وتربیت کا مستقل انتظام تھا، یہاں سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مختلف قبائل میں اشاعتِ اسلام اور دینی تعلیم وتربیت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۲۔ احترامِ انسانیت

مدینہ منورہ میں قائم مثالی ریاست کا ایک اہم پہلو احترامِ انسانیت تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے معاشرتی امن کے قیام کے لیے تشدد سے منع فرمایا اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کا درس دیا۔

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے کنبے کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔" (شعب الایمان:2528)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جس نے اسلامی ریاست میں بسنے والے کسی غیر مسلم پر ظلم کیا، یا اس کا حق مارا، یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا، یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر اس کی کوئی چیز لی تو میں قیامت کے دن اس مسلمان کے خلاف غیر مسلم کے حق میں وکیل بنوں گا۔" (سنن ابی داؤد:3052)

۳۔ ریاستِ مدینہ کا نظم ونسق

اسلامی ریاست کو خلفشار اور انتشار سے بچانے اور اس کے استحکام کے لیے حضورِ اکرم خاتم النبیین ﷺ نے مسلسل تدابیر فرمائیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مؤاخاتِ مدینہ اور میثاقِ مدینہ کے ذریعے سے مدینہ منورہ کو اندرونی اور بیرونی طور پر مستحکم فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک تدبیر یہ اختیار فرمائی کہ عرب میں جو شخص، خاندان یا قبیلہ مسلمان ہو وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ یا مضافات میں آ بسے، تاکہ آبادی بڑھنے سے فوجی وسیاسی پوزیشن مضبوط ہو۔ اس طرزِ عمل سے مسلمانوں کی فوجی قوت میں اضافہ ہوا اور نو مسلموں کی تعلیم وتربیت کی راہ ہموار ہوئی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ریاست کے مختلف امور انجام دینے کے لیے چند شعبے بھی قائم فرمائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مختلف معاملات میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے انتظامی اُمور کی انجام دہی اور فروغِ دین کے لیے مختلف علاقوں میں گورنر مقرر فرمائے۔ اس ضمن میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن بھیجے جانے کا واقعہ مشہور ہے۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

سرکاری کام کرنے والوں کے لیے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے تنخواہوں کا نظام جاری فرمایا، لیکن انھیں صرف اتنی تنخواہ ملتی تھی جس سے ان کی ضرورت پوری ہو سکے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ جس شخص کو بھی کوئی عہدہ، منصب، ذمہ داری یا اقتدار سونپا گیا ہے، یہ اس کے لیے ایک اعزاز سے زیادہ ذمہ داری کا درجہ رکھتا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

"تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے۔ ہر ایک سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔" (صحیح بخاری: 893)

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ کی ریاست کے چاروں طرف ایسے لوگ آباد تھے جو اس ریاست سے کھلی دشمنی یا ناپسندیدگی کے جذبات رکھتے تھے۔ دشمن کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سراغ رسانی کا ایک نظام مرتب کیا، جس کے ذریعے سے آپ خاتم النبیین ﷺ دشمنوں کے احوال، ارادوں اور منصوبوں سے آگاہ رہتے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دشمنانِ اسلام کے ریاست مدینہ کے خلاف ناپاک عزائم ناکام بنانے کے لیے مختلف تدابیر اختیار فرمائیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے شام جانے والی تجارتی شاہراہ کی ناکہ بندی فرمائی جس سے قریش کی معاشی قوت کمزور ہو گئی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے متعدد قبائل کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کیے تاکہ مسلمانوں کے دوست زیادہ ہوں اور ان کی پوزیشن مستحکم ہو۔ صلح حدیبیہ کو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خارجہ پالیسی کا شاہکار کہا جاتا ہے۔

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی خارجہ پالیسی کا اہم اصول دعوتِ اسلام کا فروغ تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اسلامی دعوت کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لیے مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کو دعوتی خطوط لکھے۔ ان خطوط کے ذریعے سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی دعوت رُوئے زمین کے بہت سے بادشاہوں تک پہنچا دی۔ جن بادشاہوں نے اسلامی دعوت کو قبول کیا اللہ تعالیٰ نے انھیں عزت بخشی اور جنھوں نے انکار کیا ان کا اقتدار زیادہ دیر تک نہ چل سکا۔ پھر ایک وقت آیا کہ یہ تمام علاقے مسلم ریاست کا حصہ بن گئے۔

مشق

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ریاستی امور کی انجام دہی کے لیے مرکزی حیثیت حاصل تھی:

(الف) صفہ کے چبوترے کو　(ب) مسجد نبوی کو
(ج) دار ارقم کو　(د) مسجد قُبا کو

(ii) ریاست مدینہ میں دین کی تعلیم کے لیے جو درس گاہ قائم کی گئی اس کا نام تھا:

(الف) دار ارقم　(ب) دار العلوم　(ج) صفہ　(د) دار الہجرۃ

(iii) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گورنر بنایا گیا:

(الف) ایران کا　(ب) یمن کا　(ج) مصر کا　(د) شام کا

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خارجہ پالیسی کا شاہ کار ہے:

(الف) میثاقِ مدینہ (ب) مؤاخاتِ مدینہ (ج) صلحِ حدیبیہ (د) فتحِ مکہ

(v) مؤاخاتِ مدینہ کا سب سے اہم مقصد تھا:

(الف) مہاجرین کی آبادکاری (ب) مسلمانوں کی تعلیم و تربیت

(ج) بیرونی انتشار کا خاتمہ (د) امن و امان کا قیام

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) دشمنوں کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا اقدامات فرمائے؟

(ii) مدینہ منورہ کے ارد گرد آباد قبائل کے ساتھ معاہدوں کی وجہ سے اسلامی ریاست کو کیا فوائد حاصل ہوئے؟

(iii) ریاستِ مدینہ کے تعلیمی نظام میں ہمارے لیے کیا راہ نمائی ہے؟

(iv) عہدِ نبوی میں سرکاری ملازمین کو بیت المال سے کتنی تنخواہ ملتی تھی؟

(v) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خارجہ پالیسی کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

- سربراہِ ریاست کی حیثیت سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- اساتذہ کرام طلبہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے سربراہِ ریاست کے چند عملی اقدامات کے واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔
- اسوۂ حسنہ کی روشنی میں سربراہِ خاندان کے ان اوصاف کی فہرست بنائیں جس کے نتیجے میں ایک مثالی فلاحی ریاست بن سکتی ہے۔
- نیچے دیے گئے سربراہِ ریاست کے رویوں میں سے درست اور غلط کی نشان دہی کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ان رویوں کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

خوش اخلاقی	اپنی رائے مسلط کرنا	مشاورت	تکبر	لوگوں کی خبر گیری	اختیارات کا ناجائز استعمال

- سربراہِ ریاست کے رویوں میں سے پانچ ایسے رویوں پر نشان لگائیں جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ رویے کن افراد کے ساتھ اختیار کریں گے:

رویے	حوصلہ افزائی	عدل و انصاف کی فراہمی	یکساں مواقع کی فراہمی	مشاورت	محاسبہ	سزا	خیر خواہی	قانون کی پاسداری
افراد								

Web version of PECTAA textbook Not for sale

(ج) نبی کریم ﷺ بطور مثالی سپہ سالار

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں سپہ سالار کے اوصاف اور ذمہ داریوں سے واقف ہو سکیں۔
- نبی کریم ﷺ کی جہاد میں بطور سپہ سالار (امن و صلح کی ترجیح، مشاورت اور اعلائے کلمۃ اللہ) تعلیمات کو جان سکیں۔
- سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں آدابِ جہاد، مقتولین کے بارے میں احکام، قیدیوں اور مفتوحین کے ساتھ حسنِ سلوک کو جان سکیں۔
- سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں سپہ سالار کی ذمہ داریوں پر عمل کرنے کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی ﷺ سے سپہ سالار کی ذمہ داریوں کی عملی مثالیں جان کر اسلام کے تصورِ جہاد اور دہشت گردی میں فرق کر سکیں۔
- نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں بطور سپہ سالار خصوصیات کو بوقتِ ضرورت اپنی عملی زندگی میں شامل کر سکیں۔
- نبی کریم ﷺ کی بطور سپہ سالار خصوصیات کو روزمرہ زندگی میں اپنا کر معاشرے کے امن و امان اور استحکام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی انسانی معاشرے کے ہر فرد کے لیے اسوۂ کامل کی حیثیت رکھتی ہے، کوئی طالب علم ہو یا استاد، تاجر ہو یا مزدور، حکمران ہو یا سپہ سالار نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں اس کے لیے مکمل راہ نمائی موجود ہے۔ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب جرنیل اور سپہ سالار کے تمام اوصاف اور خوبیاں موجود ہیں۔ بطور سپہ سالار آپ ﷺ نے انتہائی کم افرادی قوت کے ساتھ بہت زیادہ کامیابیاں حاصل کیں۔ آپ ﷺ کی جنگی حکمت عملی بہترین اور بے مثال تھی۔ آپ ﷺ کی فتوحات کا راز ایمان و تقویٰ، شجاعت و بہادری، بے مثال اعصابی و نفسیاتی قوت اور حربی مہارت میں پوشیدہ تھا۔ آپ ﷺ شجاعت و بہادری کا بے مثال نمونہ تھے۔ غزوۂ احد اور غزوۂ حنین میں سخت ترین حالات کے باوجود آپ ﷺ میدان میں ڈٹ کر دشمن کو للکارتے رہے، آپ ﷺ ایک بہترین منصوبہ ساز تھے۔ آپ ﷺ نے انتہائی قلیل تعداد اور کم ترین وسائل کے ساتھ غزوہ بدر میں دشمن کو شکست فاش دی۔ آپ ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقع پر وسائل کی قلت کے باوجود اندرونی و بیرونی دشمنوں کا نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ انھیں ناکام واپسی پر مجبور کیا۔

نبی کریم ﷺ جنگی رازوں کی اس طرح حفاظت فرماتے کہ آپ ﷺ کے ارادوں اور منصوبوں کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی تھی۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ دشمن کو اطلاع ملنے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ آپ ﷺ ایسے جوہر شناس تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں موجود صلاحیتوں کے مطابق انھیں فرائض تفویض کرتے جنھیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بخوبی سرانجام دیتے۔ چناں چہ آپ ﷺ کی عسکری زندگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ میں ایک کامیاب سپہ سالار کے تمام اوصاف موجود تھے۔ ایک جرنیل اور سپہ سالار کی ذمہ داری ہے کہ وہ دور اندیشی، تدبر اور بصیرت سے کام

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

لے کر بہترین منصوبہ بندی کرے۔اسے جنگی فنون میں مہارت حاصل ہو، وہ قابل ترین افسروں کا تقرر کرے، فوج میں نظم وضبط کو یقینی بنائے، سپاہیوں کی حوصلہ افزائی کرے، ان سے ہمدردانہ تعلق کو اپنی ترجیح بنائے، فوج کو جدید ترین ہتھیاروں اور ٹیکنالوجی سے لیس کرے، اس کی مناسب تربیت کا اہتمام کرے، مستعد و چاک و چوبند رکھے اور لڑائی کے موقع پر جرأتِ ایمانی اور بہادری کا مظاہرہ کرے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں بہت سے غزوات و سرایا پیش آئے جن میں بطور سپہ سالار تقریباً اٹھائیس (28) غزوات میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی لشکر کی قیادت فرمائی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امکانی حد تک لڑائی سے گریز فرماتے تھے اور امن کا راستہ تلاش کرتے تھے۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد میثاقِ مدینہ، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امن پسندی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

کفار کی طرف سے جنگوں کی ابتدا ہوئی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دفاع کیا اور اقدامی لڑائی سے گریز کیا۔ جب جہاد کی اجازت مل گئی تو دین اسلام کی سربلندی کے لیے کوششیں تیز کر دی گئیں۔ اس میں ذاتی مفاد کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ اگر دشمن صلح پر آمادہ ہو تو صلح کرلو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ (سُوْرَةُ الْاَنْفَال: 61)

ترجمہ: ”اور اگر وہ (کفار) صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی اس کی طرف مائل ہو جائیے اور اللہ ہی پر بھروسا رکھیے۔“

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی روشنی میں لڑائی اور صلح میں سے ہمیشہ صلح کو ترجیح دی۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر چودہ سو (1400) جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے ساتھ تھے اور موت پر بھی بیعت کر چکے تھے لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی کے بجائے دشمن کی شرائط پر صلح کر لی۔ مختصر یہ کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم یہ تھی کہ جہاں تک ہو سکے لڑائی سے گریز کیا جائے لیکن اگر لڑائی ضروری ہو تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈٹ جانے، صبر کرنے اور جرأت و بہادری کے ساتھ مقابلے کا درس دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو تعلیم دی کہ:

دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کیا کرو البتہ جب دشمن سے مقابلہ ہو ہی جائے تو پھر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرو، یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ (صحیح بخاری: 2966)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایسی صورت حال ہوتی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر اور جرأت و بہادری کا مظاہرہ فرماتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشاورت کرتے، ان کی آراء سنتے اور ان کی مشاورت سے مناسب اقدامات کرتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ احد کے موقع پر نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے مدینہ منورہ سے باہر نکل کر کھلے میدان میں لڑنے کا فیصلہ فرمایا۔ غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو اہمیت دیتے ہوئے خندق کھود کر شہر کے اندر رہتے ہوئے دفاع کا فیصلہ کیا گیا۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لڑائی میں کسی عمر رسیدہ بزرگ، کم سن بچے اور کسی خاتون کو قتل نہ کیا جائے۔ آپ

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

خاتم النبیین ﷺ نے جنگی قیدیوں سے برا سلوک کرنے سے منع فرمایا، مقتولین کے اعضا کاٹنے سے روکا، جہاد کے لیے جاتے ہوئے راستہ بند کرنے کی بھی ممانعت فرمائی۔ کسی دشمن کو آگ میں جلانے سے منع فرمایا، لڑائی سے غیر متعلقہ لوگوں سے لڑائی نہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو رات کی تاریکی میں دشمن پر حملہ کرنے، مذہبی راہنماؤں کو قتل کرنے، دیگر مذاہب کی پُرامن عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانے اور سرسبز درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا۔

غزوۂ بدر کے موقع پر وہ لوگ قیدی بن کر آئے جنھوں نے تکالیف دے کر آپ خاتم النبیین ﷺ اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھیوں کو ہجرت پر مجبور کیا تھا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان پر ظلم و تشدد کرنے کے بجائے انھیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالے کرتے ہوئے ان کے ساتھ رحم دلی اور نرمی کا حکم فرمایا۔ اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے جانی دشمنوں سے بدلہ لیے بغیر ان کے لیے عام معافی کا اعلان فرمایا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بطور سپہ سالار جو ذمہ داریاں ادا فرمائیں ان پر عمل پیرا ہونے سے متعدد فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں چند اہم فوائد درج ذیل ہیں:

- آپ خاتم النبیین ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی سے فتح کا حصول ممکن ہوتا ہے۔
- کم سے کم نقصان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مقاصد اور فوائد کا حصول ممکن ہوتا ہے۔
- اسلامی ریاست اور معاشرے کا دفاع مضبوط ہوتا ہے۔
- سپاہیوں کی حوصلہ افزائی کرنے سے فوج کا حوصلہ بلند ہوتا ہے۔
- بطور سپہ سالار آپ خاتم النبیین ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر عمل درآمد کرنے سے اسلامی معاشرے میں امن و امان کو فروغ ملتا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بطور سپہ سالار سرگرمیوں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی تمام تر جہادی سرگرمیوں کا بنیادی مقصد کمزور لوگوں کا دفاع، مظلوموں کی مدد، اسلام کی نشر و اشاعت اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی تھا، تاکہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے سائے میں پرامن زندگی گزار سکے۔ ذاتی اغراض و مقاصد یا مفادات کا حصول، لوگوں کو خوف زدہ کرنا یا ان کے مال و اسباب پر قبضہ کرنے جیسی کارروائیاں دہشت گردی کے زمرے میں آتی ہیں۔ ہمیں اس طرح کی کارروائیوں کی مذمت کرنے اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی تعلیمات کو فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ ہم معاشرے کے امن و امان اور استحکام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

مشق

سوال نمبر1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر عمل کیا گیا:

(الف) غزوۂ حنین میں (ب) غزوۂ تبوک میں (ج) غزوۂ بدر میں (د) غزوۂ خندق میں

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ دشمن کو اطلاع ملنے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ گئے:

(الف) غزوۂ خندق میں (ب) فتح مکہ میں (ج) غزوۂ احد (د) غزوۂ حنین میں

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے طاقت کے باوجود کفار کے ساتھ معاہدہ کرنے سے ہمیں سبق ملتا ہے:

(الف) امن پسندی کا (ب) میانہ روی کا (ج) سخاوت کا (د) عدل و انصاف کا

(iv) خواتین، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنے کا شمار ہوتا ہے:

(الف) آدابِ جہاد میں (ب) آدابِ تجارت میں (ج) آدابِ سفر میں (د) آدابِ مجلس میں

(v) اسوہ حسنہ کی روشنی میں جہاد فی سبیل اللہ کا مقصد ہے:

(الف) اعلائے کلمۃ اللہ (ب) دیگر علاقوں کا حصول (ج) مالِ غنیمت کا حصول (د) قیدیوں کا حصول

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) بطور سپہ سالار نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دو اوصاف لکھیں۔

(ii) صلح حدیبیہ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کردار کو بیان کریں۔

(iii) جنگ کے آداب کے حوالے سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کیا ہدایات جاری کرتے تھے؟

(iv) قیدیوں سے حسن سلوک کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات تحریر کریں۔

(v) اسلام کے تصورِ جہاد اور دہشت گردی میں فرق واضح کریں۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

- بطور سپہ سالار نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اوصاف اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- طلبہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے سپہ سالار کی خصوصیات کے چند واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔
- روزمرہ زندگی میں ہم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بطور سپہ سالار خصوصیات کو کب اور کہاں اپنا سکتے ہیں؟
- مستشرقین کی طرف سے جہاد پر کیے گئے اعتراضات کے مدلل جوابات پر مذاکرہ کروائیں جس سے جہاد اور دہشت گردی میں فرق واضح ہو۔

Web version of PECTAA textbook. Not for sale

(د) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی معاشی تعلیمات

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں اسلام کے معاشی اصول اور ان کی اہمیت جان سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں کسبِ حلال کے مختلف ذرائع مثلاً تجارت، زراعت اور ہنر مندی کی اہمیت و فضیلت جان سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی معاشی تعلیمات کی روشنی میں ارتکازِ دولت کی مذمت، ذخیرہ اندوزی، سود کا خاتمہ، ملاوٹ اور خیانت سے اجتناب وغیرہ کو سمجھ سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی معاشی تعلیمات پر عمل کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی معاشی تعلیمات کی مثالوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے ان کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔
- نبوی آداب کے مطابق معاشی سرگرمیوں کو اپنا کر معاشرے کے معاشی استحکام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

Web version of PECTAA Textbook
Not for sale

اسلام کے معاشی اصول

اسلام جس طرح اخلاقی، معاشرتی اور روحانی معاملات میں راہ نمائی کرتا ہے اسی طرح معیشت سے متعلق بنیادی اُصول و قوانین بھی وضع کرتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ طیبہ معیشت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے قائم کردہ معاشی نظام کا بنیادی مقصد انسان کی فلاح و بہبود ہے۔ چناں چہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جو معاشی اُصول وضع فرمائے ان میں سب سے بنیادی اُصول یہ ہے کہ ساری کائنات کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ معاشرے کا ہر فرد یہ حق رکھتا ہے کہ وہ جس قسم کی چاہے جائز معاشی سرگرمی اختیار کر سکتا ہے اور اپنی استعداد اور قابلیت کے مطابق رزق کما سکتا ہے۔ البتہ ان معاشی سرگرمیوں میں شریعت کی قائم کردہ حدود کا خیال رکھنا لازمی اور ضروری ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے مال و دولت کے حصول کے لیے دوسروں کے استحصال سے منع فرمایا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے سود، ذخیرہ اندوزی، سٹے بازی، جوا اور رشوت جیسی صورتوں کی مکمل نفی فرمائی ہے۔

اسلام کا معاشی نظام اخلاقی اقدار پر مبنی ہے جو نہ تو رہبانیت کی تعلیم دیتا ہے اور نہ ہی خاص مادہ پرستانہ ذہنیت پیدا کرتا ہے کہ انسان مال و دولت کمانے کی سرگرمیوں میں مشغول ہو کر آخرت کو فراموش کر دے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ایسا معاشی نظام قائم فرمایا جس کی بنیاد تقویٰ، ایثار، سخاوت، خیر خواہی، ہمدردی، گردشِ دولت، انفاق فی سبیل اللہ، عدل، احسان اور ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کے کاموں میں تعاون پر رکھی گئی ہے۔ زکوٰۃ، خمس، فطرانہ، صدقہ و خیرات، میراث کی تقسیم، مالِ غنیمت کی تقسیم، مالِ فے اور قربانی وغیرہ گردشِ دولت کی مختلف صورتیں ہیں تاکہ ارتکازِ دولت نہ ہو۔ ان پر عمل پیرا ہو کر مثالی فلاحی معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

ذرائع معاش

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خود تجارت فرمائی بلکہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امت کو بھی اس کی ترغیب دی ہے۔

ارشادِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہے: سچا اور دیانت دار تاجر قیامت کے دن انبیائے کرام، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔ (جامع ترمذی:1209)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اعلانِ نبوت سے قبل حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال تجارت لے کر گئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت داری کی بنا پر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت زیادہ نفع ہوا۔

زراعت بھی کسبِ حلال کا جائز ذریعہ ہے۔ انصارِ مدینہ کی اکثریت زراعت کے پیشے سے وابستہ تھی۔ دینِ اسلام نے کھیتی باڑی کرنے اور پھل دار درخت لگانے کی ترغیب دی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

> جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی کھیت اگاتا ہے اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھائے تو وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے یعنی اس کے لیے اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے۔ (صحیح بخاری:2320)

حلال رزق کمانے کا ایک ذریعہ ہنر مندی ہے۔ جس شخص کے پاس تجارت کے لیے سرمایہ نہ ہو وہ ہنر مندی سے کام لے کر حلال اور جائز روزی کما سکتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی محنت کی کمائی کو بہترین کمائی قرار دیا ہے۔

سیّدنا داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی ہنر مندی سے زرہیں بناتے تھے۔ اسی طرح حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ جائز ذرائع کو اختیار کر کے رزق کمانے سے نہ صرف حلال رزق حاصل ہوتا ہے بلکہ افرادِ معاشرہ کی ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں۔ گویا ہنر مندی فرد کی ذاتی ترقی کے ساتھ ساتھ معاشرتی فلاح و بہبود کا بھی باعث بنتی ہے۔

ناجائز ذرائع معاش سے اجتناب

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ معاشی نظام کا نمایاں ترین اصول ناجائز ذرائع سے اجتناب کرنا ہے اس ضمن میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارتکازِ دولت کی مذمت کرتے ہوئے اس سے اجتناب کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ارتکازِ دولت سے مراد دولت کا مخصوص طبقے یا چند افراد کے ہاتھوں میں جمع ہونا ہے اور دوسروں تک اس کے فوائد کا نہ پہنچنا ہے۔ قرآن مجید میں ایسے شخص کو دردناک عذاب کا مستحق قرار دیا گیا ہے جو دولت کو خزانہ بنا کر رکھتا ہے اور معاشرے کو اس کے فوائد سے محروم کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

> وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿34﴾ (سُوْرَةُ التَّوْبَة:34)
>
> ترجمہ: "اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔"

اجناس یا دیگر اشیائے ضروریہ کو مہنگے داموں فروخت کرنے کے لیے جمع کر کے رکھنا ذخیرہ اندوزی کہلاتا ہے۔ نبی کریم

Web version of PECTAA textbook Not for sale

ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔

قرآن مجید میں سود کو صریحاً حرام قرار دیتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کھلی جنگ قرار دیا گیا ہے۔ سودی نظام سے معاشرے میں عدم مساوات اور معاشی ظلم بڑھتا ہے۔ سود کی ترویج سے امیر، امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتا ہے اس لیے انسانیت کو معاشی استحصال سے بچانے کے لیے سود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ملاوٹ اور خیانت سے بھی منع فرمایا ہے۔ ملاوٹ دھوکا دہی کی ایک شکل ہے جس سے خریدار کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور ملاوٹ کرنے والے کے بارے میں فرمایا ہے کہ جس نے ملاوٹ کی اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے خیانت کی مذمت فرمائی ہے اور بد دیانت شخص کے دین کو ناقابلِ اعتبار اور خیانت کو منافق کی نشانی قرار دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی معاشی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کی پیروی سے معاشرے سے غربت اور استحصال کا خاتمہ ہوتا ہے۔ لوگوں کے معاشی حقوق محفوظ ہوتے ہیں۔ دولت کی منصفانہ تقسیم ممکن ہوتی ہے۔ غریب طبقے کو معاشی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ امیر اور غریب کے مابین فاصلہ کم ہوتا ہے۔ کاروبار میں شفافیت بڑھتی ہے اور معاشرے میں بدامنی کی جگہ خوش حالی اور سکون آتا ہے۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

مشق

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی اصول ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کو رازق ماننا (ب) ملازمت اختیار کرنا (ج) تجارت کو فروغ دینا (د) کھیتی باڑی کرنا

(ii) انصارِ مدینہ کی اکثریت کا پیشہ تھا:

(الف) کان کنی (ب) زراعت (ج) ملازمت (د) ماہی گیری

(iii) اسلام نے منع کیا ہے:

(الف) ذخیرہ اندوزی سے (ب) تجارت سے (ج) گلہ بانی سے (د) ماہی گیری سے

(iv) ارتکازِ دولت سے مراد ہے:

(الف) دولت کا چند ہاتھوں میں جمع ہونا (ب) دولت کی منصفانہ تقسیم
(ج) ناجائز ذرائع سے دولت کا حصول (د) زیادہ منافع کمانا

(v) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کھلی جنگ قرار دیا گیا ہے:

(الف) سود کو (ب) غیبت کو (ج) ملاوٹ کو (د) بہتان کو

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) اسلامی معاشی نظام کے کوئی سے دو اصول بیان کریں۔

(ii) کھیتی باڑی سے متعلق اسلامی تعلیمات تحریر کریں۔

(iii) ارتکازِ دولت معاشی نظام میں بگاڑ کا سبب ہے، وضاحت کریں۔

(iv) اسلام میں سود کی مذمت کس طرح بیان کی گئی ہے؟

(v) اسلام کی معاشی تعلیمات پر عمل کے دو فوائد تحریر کریں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی معاشی تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اسوہ حسنہ سے معاشی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کے چند ایسے واقعات طلبہ کو سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔
- معاشی استحکام کے انفرادی اور اجتماعی سطح پر اثرات کا جائزہ لیں۔
- سیرتِ طیبہ کی روشنی میں دورِ جدید کے معاشی ذرائع (ای کامرس وغیرہ) کے اخلاقیات پر مذاکرہ کروائیں۔
- درج ذیل معاشی سرگرمیوں میں سے آپ کن کن میں حصہ لیتے رہے ہیں، ان کی نشان دہی کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ کام آپ نے کب کیے؟ کس کی مدد سے کیے اور ان کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟ یہ بھی بتائیں کہ اس میں آپ نے سیرتِ طیبہ پر کیسے عمل کیا؟

کمیٹی ڈالنا	پیسے جمع کرنا	شراکت داری	والدین کے کاروبار میں معاونت	ای کامرس	کھانے پینے اور دیگر اشیا کی خرید وفروخت

- سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں کامیاب معاشی سرگرمیوں کے لیے پانچ ایسی خوبیوں پر نشان لگائیں جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ خوبیاں آپ کن کن کاموں سے پیدا کریں گے۔

خوبیاں		خوداعتمادی		دیانت داری	وعدے کی پاسداری	ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی سے پرہیز	
مل جل کر کام کرنا	مناسب قیمت پر اشیا کی خرید وفروخت	مستقل مزاجی اور محنت سے کام کرنا		وقت کی پابندی			

Web version of PECTAA textbook
Not for sale